احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ | 4-اپریل 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جلد 48-83 نمبر 73 | ہفتہ 6 ذی الحجہ 1418ھ 4 شہادت 1377ہش 4 اپریل 1998ء

نیکی کی حقیقت

حضرت وابصہ بن معبد بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا۔ کیا تم نیکی کے متعلق پوچھنے آئے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہ آپؐ نے فرمایا۔ اپنے دل سے پوچھ۔ نیکی وہ ہے جس پر تیرا دل اور تیرا جی مطمئن ہو۔ اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تیرے لئے اضطراب کا موجب بنے اگرچہ لوگ تجھے اس کے جواز کا فتویٰ دیں اور اسے درست کہیں۔

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

بدی کی دو قسمیں ہیں۔ ایک خدا کے ساتھ شریک کرنا۔ اس کی عظمت کو نہ جاننا۔ اس کی عبادت اور اطاعت میں کسل کرنا۔ دوسری یہ کہ اس کے بندوں پر شفقت نہ کرنا۔ ان کے حقوق ادا نہ کرنے۔ اب چاہئے کہ دونو قسم کی خرابی نہ کرو۔ خدا کی اطاعت پر قائم رہو۔ جو عہد تم نے بیعت میں کیا ہے اس پر قائم رہو۔ خدا کے بندوں کو تکلیف نہ دو۔ (کلام الٰہی) کو بہت غور سے پڑھو۔ اس پر عمل کرو۔ ہر ایک قسم کے ٹھٹھے اور بیہودہ باتوں اور مشرکانہ مجلسوں سے بچوں۔ (عبادت) کو قائم رکھو۔ غرضکہ کوئی ایسا حکم الٰہی نہ ہو جسے تم ٹال دو۔ بدن کو بھی صاف رکھو اور دل کو ہر ایک قسم کے بیجا کینے۔ بغض و حسد سے پاک کرو۔ یہ باتیں ہیں جو خدا تم سے چاہتا ہے۔ (ملفوظات جلد سوم صفحہ 68)

کوئی کمزوری قربِ الٰہی سے روک نہیں سکتی

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

جب سب گناہوں سے بچ جائیں گے اور ساری کمزوریاں دور ہو جائیں گی تب ہم خدا کا قرب حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ یہ شیطان کے دھوکے اور وسوسے ہیں۔ کوئی گناہ اور کوئی کمزوری خدا کے قرب سے نہیں روک سکتی۔ گناہ اور کمزوریاں چلتے چلتے اس طرح جھڑتی جاتی ہیں جس طرح ایک آدمی چلتا جاتا ہے اور اس کی جوتی سے کانٹے جھڑتے جاتے ہیں جس طرح مضبوط کپڑے کا کوٹ پہن کر کانٹوں میں سے گزرنے والا جب کسی کانٹے سے اٹکتا ہے تو ٹھہرتا نہیں۔ بلکہ جھٹکا دے کر چھڑا لیتا ہے۔ اور آگے روانہ ہو جاتا ہے۔ اسی طرح تمہارے کاندھوں پر بھی دین کا کوٹ ہے۔ اور تم اس قسم کی رکاوٹوں سے ٹھہرو نہیں بلکہ انہیں پیچھے چھوڑ کر آگے گزرتے جاؤ۔ یہ چیزیں تمہارے راستہ میں روک نہ ہوں۔ اور تم اس فکر میں مت پڑو کہ ان کو ہٹا لیں تو پھر آگے بڑھیں گے۔ اگر تم اس کے ہٹانے میں لگے رہو گے تو اسی میں رہ جاؤ گے۔ دیکھا گیا ہے۔ ایک کانٹا لگنے پر اگر اسے ٹھہر کر ہٹانے لگیں تو دوسرا لگ جاتا ہے۔ لیکن اگر بغیر ٹھہرے جھٹکا دے دیا جائے تو آسانی سے چھٹکارا ہو جاتا ہے۔ پس ان روکوں کی فکر میں مت رہو۔ یہ خود گرتی اور ہٹتی جائیں گی۔

تمہارا کام یہ ہے کہ قرب الی اللہ کے لئے آگے بڑھنے کی کوشش کرتے جاؤ۔ (عبادتوں) میں روزوں میں۔ ایک دوسرے سے سلوک میں، معاملہ کرنے کرانے میں، قرضہ لینے اور دینے میں، بات چیت میں افسر یا ماتحت ہونے کی حالت میں، بیوی بچوں کے معاملہ میں غرضیکہ ہر بات میں یہی غرض تمہارے مد نظر ہونی چاہئے۔ کہ قرب الی اللہ حاصل ہو۔ اگر تم سے کوئی غلطی ہوتی ہے۔ کوئی کمزوری سرزد ہوتی ہے۔ کوئی نقص واقع ہوتا ہے تو یہ نہیں کہ اس مقصد کو چھوڑ دو۔ بلکہ اور زیادہ کوشش کرو۔ جس طرح ایک لکھنے والا پہلے خراب لکھتا ہے۔ لیکن بار بار لکھنے سے اچھا لکھنے لگ جاتا ہے۔ اسی طرح اگر تم بھی مستقل رہو گے۔ تو سب نقص دور ہو جائیں گے۔

پس تم اپنی کسی کمزوری کی طرف مت دیکھو۔ بہت لمبے رستہ تک کمزوریاں ساتھ جاتی ہیں۔ ان سے ڈرنا نہیں چاہئے۔ اور ہاتھ آگے ہی آگے بڑھنا چاہئے۔ اگر کسی بات میں کمزوری ہو تو اسے پھر کرو۔ پھر کرو۔ پھر کرو حتیٰ کہ تمہیں خوب مشق ہو جائے۔ اور جب مشق ہو جائے گی۔ تو اس کے کرنے میں کوئی روک نہ پیش آئے گی لیکن اگر تم یہ کہو کہ کمزوری دور کر کے پھر اسے کرنا شروع کریں گے۔ تو پھر نہیں کر سکو گے۔ اصل مقصد کو تمہیں مد نظر رکھنا چاہئے۔ کانٹے مد نظر نہیں ہونا چاہئیں۔ ان کو نکالنے نہ بیٹھ جاؤ۔ بلکہ ان کو دور کرو۔ جس طرح راستہ چلتا ہوا مسافر جھٹکا دے کر اپنا دامن چھڑا لیتا ہے اور اس مقام پر پہنچنے کی کوشش کرو۔ کہ جہاں پہنچ کر انسان ابتلاؤں سے بچ جاتا ہے۔ اور جہاں یہ خطرہ نہیں رہتا کہ وہ غلط راستہ پر ہے۔ اعمال میں کمزوری ہو تو ہو۔ مگر یہ ایسی حالت ہو گی جیسے ایک بیمار اچھا تو ہو گیا۔ مگر کمزوری کی وجہ سے اس کا قدم صحیح طور پر نہ پڑتا ہو۔ دیکھو نمونیہ یا محرقہ کی بیماری ہے۔ محرقہ پہلے تھوڑا ہوتا ہے مگر جس کو ہو گا ڈاکٹر اسے دیکھ کر کانپ جائے گا۔ کہ نہ معلوم اس کا کیا حال ہو گا۔ لیکن جب محرقہ انتہا کو پہنچنے کے بعد کم ہو جاتا ہے تو وہی ڈاکٹر جو پہلے دن 99 درجہ پر خطرہ محسوس کر رہا تھا۔ وہی اب 102 درجہ پر خوش ہو گا۔ اس پر کوئی یہ اعتراض کرے کہ اس دن تو وہ 99 درجہ پر گھبراتا تھا مگر آج پندرہ دن کے بعد 102 درجہ پر خوش ہو رہا ہے تو بیوقوف ہو گا۔ کیونکہ اس دن وہ 99 درجہ میں ترقی کی روح دیکھتا تھا اس لئے گھبراتا تھا۔ اور اب 102 درجہ میں تنزل کے آثار دیکھتا ہے اس لئے خوش ہے۔ پس جب قدم آگے بڑھ رہا ہو اور دیکھے کہ قرب الی اللہ کی طرف جا رہا ہے۔ تو کمزوریاں خواہ کیسی ہی ہوں۔ ان کی پرواہ نہ کرے لیکن اگر دیکھے کہ وہ کوئی گناہ نہیں کرتا۔ مگر خدا کے قرب کی طرف اس کا قدم نہیں جارہا۔ اس کے دل میں قرب الی اللہ کے لئے کوئی تڑپ نہیں تو وہ سمجھ لے کہ اس کی محرقہ بخار چڑھنے کی حالت ہے۔ جو سخت خطرناک ہے۔

(از خطبہ 2 دسمبر 1921ء)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

ہفتہ - 4 اپریل 1998ء

1-40 رات-خطبہ دوبارہ 98-4-3
6-20 صبح-خطبہ (دوبارہ) 98-4-3
11-25 دوپہر-سرائیکی پروگرام خطبہ 97-8-8
1-30 دوپہر-اردو کلاس
3-30 سہ پہر-ڈاکومنٹری نمائش

اتوار 5- اپریل 1998ء

10-40 صبح-چلڈرنز کارنر تربیت بازی
11-10 صبح-خطبہ دوبارہ 98-4-3
2-55 دوپہر-اردو کلاس

خطبہ عید دو بجے دن ٹیلی کاسٹ ہو گا

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا خطبہ عید مورخہ 8- اپریل 1998ء کو پاکستان کے وقت کے مطابق دن کے دو بجے 'اسلام آباد' ٹلفورڈ' لندن سے احمدیہ ٹیلی ویژن پر لائیو ٹیلی کاسٹ ہو گا۔ جملہ احباب وقت نوٹ فرمالیں اور استفادہ فرمائیں۔

اندر کے صفحات پر

☆ عالم روحانی کے لعل و جواہر صفحہ 2
☆ مجلس عرفان صفحہ 3
☆ الحکم اور البدر کے اداریئے صفحہ 4
☆ حضرت امام الثانی کا مشفقانہ سلوک صفحہ 5
☆ پلاسٹک کی آلودگی صفحہ 5
☆ طبی اصطلاحات صفحہ 6
☆ احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام 4- اپریل تا 9- اپریل 1998ء صفحہ 7

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ **الفضل** ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

4 شہادت 1377 ھش — 4 اپریل 1998ء

عشرہ کلامِ الٰہی

یکم اپریل تا 10- اپریل 1998ء مرکزی نظام کے تابع عشرہ کلام الٰہی منایا جا رہا ہے۔ جس کا مقصد ساری جماعت میں کلام اللہ سیکھنے اور سکھانے کی کوششوں میں تیزی پیدا کرنا ہے۔

مرکز نے اس مقصد کے لئے جو خاص ہدایات جاری کی ہیں ان میں سب سے بڑی ہدایت یہ ہے کہ حضرت صاحب کی ترجمہ کلاس میں شرکت کی جائے جو ہر منگل اور بدھ کو شام سات بجے نشر ہوتی ہے۔ اور پھر اگلے دن صبح 9 بجے دہرائی جاتی ہے۔ یہ کلاس اپنے مولا کے منشاء کو سمجھنے کا بہت اہم ذریعہ ہے۔

دوسری بڑی ہدایت ہے کہ فیملی کلاسز لگائی جائیں جن میں ہر خاندان کا سربراہ کلام اللہ کا کچھ حصہ پڑھے اور اس کا مطلب سمجھائے۔ یہ ایک بہت ہی اچھا اور موثر طریق ہے۔ اس طریق سے سننے اور سنانے والے دونوں کا علم بھی بڑھے گا اور عمل کی طرف بھی توجہ پیدا ہو گی۔

تیسرا مرحلہ یہ ہے کہ سب چھوٹے اور بڑے ان ایام میں روزانہ کلام الٰہی پڑھنے کی عادت ڈالیں اور حسب عمر اور درجات اس کے مطالب سمجھنے اور ان میں ڈوبنے کی کوشش کریں۔

ایک اور بڑی ہدایت یہ ہے کہ نوجوانوں اور بچوں میں ذوق و شوق بڑھانے کے لئے متفرق علمی مقابلے کرائے جائیں۔ کلام الٰہی کی عظمت اور برکات پر تقاریر، درس اور سیمینار کروائے جائیں۔ جن میں بزرگان سلسلہ سے بھی مدد لی جائے۔

کلام الٰہی کو صحیح تلفظ سے پڑھنا سکھانے کے لئے احمدیہ ٹیلی ویژن پر کئی پروگرام نشر ہو رہے ہیں۔ ان سے بھی استفادہ کیا جانا چاہئے۔ یہ علم و تعلم کا سلسلہ تو ہمیشہ جاری رہنے والا پروگرام ہے۔ لیکن اگر تمام جماعتیں اور ذیلی تنظیمیں اور افراد مل کر اس عشرہ کو کامیاب بنائیں تو ایک نیا ولولہ اور جوش پیدا ہو جائے گا۔ اور علم کے ساتھ عرفان اور عمل کا ایک زبردست دور شروع ہو گا جس کی جماعت کو بہت ضرورت ہے۔ اور ترقیات کے اس نئے دور میں وہ ضرورت اور زیادہ بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور حضرت صاحب اس طرف بار بار خاص توجہ دلا رہے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس گروہ میں داخل کرے جو اس کی نظر میں بہترین گروہ ہے۔ یعنی کلام اللہ سیکھنے والا اور پھر دوسروں کو سکھانے والا۔

سچائی پر قائم رہے

حضرت سیٹھ حسن صاحب یادگیری لاکھوں کے کاروبار کے مالک تھے مگر ایک دفعہ ایسا نقصان ہوا کہ بالعموم ایسے صدمہ کو برداشت نہ کر کے تاجر خودکشی کر لیتے ہیں۔ آپ کے خلاف تیس کے قریب مقدمات دائر ہو گئے لوگ کہتے تھے کہ اب ان کا زندہ رہنا مشکل ہے۔ مگر آپ نے ان ایام میں بھی ثابت قدمی اور کامل بشاشت کا نظارہ دکھایا۔ مقدمات میں وکلاء کے اصرار کے باوجود آپ نے جھوٹ بولنے سے انکار کر دیا۔ اور دعاؤں میں لگے رہے۔ اور خدا تعالیٰ نے آپ کو بشارت دی کہ آپ اس وقت تک فوت نہیں ہوں گے جب تک کاروبار کی حالت پہلے جیسی نہ ہو جائے۔

چنانچہ خدائی وعدوں کے مطابق حالات آہستہ آہستہ بہتر ہوتے گئے اور بارہ سال کے بعد خوشحالی کا دور لوٹ آیا۔

(رفقائے احمد جلد اول ص 216)

○○○

مولانا دوست محمد شاہد - مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

بارگاہِ ایزدی کے فقیروں کے لئے

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے عہد میں "ایک سائل دو تین ماہ بعد پھیرا کیا کرتا تھا" وہ موٹا تازہ تھا اور آواز بھی اس کی بہت بلند تھی اس کا یہ طریق تھا کہ بیت مبارک کے نیچے کی گلی میں صدا دیتا تھا۔ اور ایک رقم مقرر کر کے سوال کرتا تھا اور حضرت صاحب ہی سے لینے کا اشارہ بھی کرتا اور جب تک اس کا مطالبہ پورا نہ ہو جاتا، ٹلتا نہیں تھا۔ رفتہ رفتہ اس کے سوال کی رقم بڑھتی گئی اور آنوں سے روپوں تک نوبت پہنچ گئی۔ بعض اوقات اس کو پکارتے پکارتے صبح سے دوپہر ہو جاتی۔ حضرت صاحب دوسری منزل میں رہتے تھے اور تیسری منزل پر حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی کا چوبارہ تھا۔ وہ بہت نازک طبع تھے انکو بہت تکلیف ہوتی۔ ایک دن انہوں نے حضرت صاحب کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے اس فقیر نے بہت تنگ کیا ہے اور اگر ذرا اشارہ فرما دیتے تو خدام اسی وقت اس کو کہیں دور چھوڑ آتے اور ایسی تنبیہہ کرتے کہ دوبارہ نہ آتا یہ سن کر آپ نے ارشاد فرمایا:۔

"مولوی صاحب ایک گدا ہوتا ہے اس کو جو دے دو لے کر چلا جاتا ہے۔ ایک نرگدا ہوتا ہے جو اپنا مطلب پورا کئے بغیر ٹلنے میں نہیں آتا۔

بندہ کو بھی اللہ کے حضور میں ایسا ہونا چاہیے کہ مانگے اور مانگنے سے نہ ہٹے یہاں تک کہ خدا اس کا مطلب پورا کر دے"

(انعامات خداوند کریم صفحہ 259-260 مولفہ حضرت صاحبزادہ پیر افتخار احمد صاحب لدھیانوی طبع دوم اشاعت جنوری 1957ء لاہور)

حقیقی خوشخبری؟

ایک بار حضرت مفتی محمد صادق صاحب حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر تھے کہ کسی نے دروازے پر دستک دی۔ آپ باہر آئے تو ایک شخص کھڑا تھا کہنے لگا مجھے امرتسر سے مولانا سید محمد احسن صاحب امروہوی نے بھیجا ہے مجھے ایک ضروری اطلاع دینی ہے۔ آپ نے کہا مجھ سے کہہ دو میں حضرت صاحب سے عرض کر دوں گا اس پر اس نے جواب دیا کہ نہیں حضرت مولوی صاحب نے فرمایا ہے کہ خود حضرت صاحب سے کہنا۔ حضرت مفتی صاحب نے اندر جا کر حضرت صاحب سے واقعہ عرض کیا آپ نے اسے بلا لیا۔ اس نے بتایا کہ مجھے مولوی سید محمد احسن صاحب نے یہ پیغام دے کر بھیجا ہے کہ فلاں شخص سے میرا مباحثہ ہوا۔ میں نے بحث میں اسے ایسا لتاڑا، ایسا پچھاڑا، ایسی شکست دی اور ایسا اس کا منہ بند کیا کہ وہ جواب نہیں دے سکا اور چپ کا چپ رہ گیا۔ حضرت صاحب نے متبسم ہو کر فرمایا میں تو یہ سمجھا کہ

یہ خبر لائے ہو کہ یورپ نے (دین حق) قبول کر لیا ہے

(لطائف صادق صفحہ 99 مرتبہ شیخ محمد اسماعیل صاحب پانی پتی مطبوعہ قادیان 1946ء)

اخلاص و فدائیت کے پیکر

حضرت سیدنا محمود امام جماعت احمدیہ الثانی نے 20 اپریل 1922ء کو حضرت چوہدری رستم علی صاحب آف مدار ضلع جالندھر کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا۔

"وہ کورٹ انسپکٹر تھے ان کی اسی روپے تنخواہ تھی۔ حضرت صاحب کو خاص ضرورت دینی تھی۔ آپ نے ان کو خط لکھا کہ یہ خاص وقت ہے اور چندہ کی ضرورت ہے۔ انہی دنوں گورنمنٹ نے حکم جاری کیا کہ جو کورٹ انسپکٹر ہیں انسپکٹر کر دئے جائیں جس پر ان کو نیا گریڈ مل گیا اور جھٹ ان کے اسی روپے سے ایک سو اسی روپیہ ہو گئے اس پر انہوں نے حضرت صاحب کو لکھا کہ اُدھر آپ کا خط آیا ہے اور ادھر ایک سو اسی روپے ہو گئے۔

اس لئے یہ اوپر کے سو روپے میرے نہیں ہیں یہ حضرت صاحب کے طفیل ملے ہیں۔ اس واسطے وہ ہمیشہ سو روپیہ علیحدہ بھیجا کرتے تھے"

(الفضل 15 مئی 1922ء صفحہ 7)

ہر علم سے حاصل کرو عرفانِ الٰہی
بڑھتا رہے ایمان خدا حافظ و ناصر
ہر بحر کے غوّاص بنو لیک بایں شرط
بھیگے نہیں دامان خدا حافظ و ناصر
(درعدن)

وہ آئے اور پھول بکھیرے، چلے گئے
سب پیار کی نظر سے اُدھر دیکھتے رہے
رعبِ جمال و حسن سے ہم ان کی بزم میں
کچھ کر سکے نہ بات مگر دیکھتے رہے
(بہار جاوداں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

یورپین خدام الاحمدیہ

چوتھا سالانہ اجتماع 13-6-87

سوال۔ والد وصیت نہ کرے تو واللدہ وصیت کر سکتی ہے؟

جواب۔ ہاں کیوں نہیں وہ آزاد ہے۔ اس نے اپنا جواب خدا کو دینا ہے اور خاوند نے اپنا جواب دینا ہے۔ وصیت تو بسا اوقات عورت بیوی بننے سے پہلے ہی کر دیتی ہے۔ اب اس کے لئے یہ شرط تو نہیں ہو جائے گی کہ اگر موصی آدمی اس کو رشتہ دے گا تو منظور کرے گی بیچاری۔

سوال۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے حضرت (بانی سلسلہ) کو قبولیت دعا کا نشان بخشا گیا ہے۔ اور اسی طرح جماعت احمدیہ کو بھی۔ اگر دوران بحث کوئی ایسا موقع آ جائے اور اس کو چیلنج کرنا پڑے۔ تو کیا امام جماعت کی منظوری ہے یا نہیں؟

جواب۔ چیلنج میں اس قسم کی بات کرنا جس میں سو فیصدی قطعیت کے ساتھ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ خدا میری بات ضرور قبول کرلے گا۔ ایسا چیلنج درست نہیں ہے۔ لیکن عمومی چیلنج درست ہے۔ جو حضرت (بانی سلسلہ) نے بھی دیا۔ یہ ضروری نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی (صاحب ایمان) کی ہر دعا قبول کرے۔ اس لئے کسی دعا کے متعلق کوئی چیلنج کر ہی نہیں سکتا۔ لیکن یہ ضروری ہے کہ (ایمان والوں) کی جماعت کے ساتھ اللہ تعالیٰ امتیازی سلوک کرے۔ اور دوسروں کے ساتھ دعا کی قبولیت میں اس طرح محبت و پیار کا اظہار نہ کرے۔ ورنہ آپس میں معاملہ بالکل مبہم ہو جائے گا۔ اس لئے اجتماعی چیلنج دیا جا سکتا ہے۔

جیسا کہ شیخ مبارک احمد صاحب مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ) نے جبکہ وہ کینیا میں مربی تھے انہوں نے وہاں بلی گراہم جو مشہور پادری ہے۔ اور بہت بڑا عیسائی مناد ہے۔ اس کے افریقہ آنے پر اس کو یہ چیلنج دیا کہ تم اس بات پر فیصلہ کر لو۔ کہ خدا کس کے ساتھ ہے۔ کس کے ساتھ زیادہ پیار کا اظہار کرتا ہے۔ تم بھی دعویٰ کر رہے ہو۔ ہم بھی دعویٰ کر رہے ہیں۔ تو دو ٹوک فیصلہ اسی طرح کرو کہ ہسپتال سے جبکہ اکثر ہسپتال عیسائی مشن کے تھے۔ ان سے سو ایسے مریض چن لئے جائیں۔ جو بظاہر ناقابل علاج ہوں یا بہت Advanced ہوں۔ اور پھر قرعہ اندازی کے ذریعہ وہ مریض بانٹ لئے جائیں۔ پچاس مریضوں کے لئے میں اور ہماری جماعت دعا کرے گی پچاس مریضوں کے لئے تم اور تمہاری جماعت دعا کرے اور ہر مریض کے لئے تو کوئی حتمی طور پر نہیں کہہ سکتا کہ خدا ضرور قبول کرے گا۔

لیکن ایک بڑی تعداد میں (ایمان والوں) کی جماعت دعا کرنے والوں کی ہو۔ جبکہ وہ اعتقاد بھی رکھتی ہو کہ اللہ تعالیٰ دعا کی قبولیت میں ضرور فرق کر کے دکھلائے گا۔ اس اصول کے اوپر اس یقین کے ساتھ آپ نے کہا کہ میں چیلنج کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالیٰ نمایاں تفریق کر کے دکھا دے گا۔ اور تمہارے جو مریض ہیں ان کے مقابل پر جن مریضوں کے لئے جماعت احمدیہ دعا کر رہی ہو گی۔ وہ اللہ کے فضل سے نمایاں طور پر اور نمایاں بہتری کے ساتھ شفاء پائیں گے۔ اور اس چیلنج کو وہ قبول کرنے سے بھاگ گیا۔ یہاں تک کہ سارے افریقہ میں احمدیوں نے اشتہار لے کر اس کا پیچھا کرنا شروع کیا اور عیسائی افریقن یا دوسرے افریقن مثلاً پیگن وغیرہ نے بھی یہ بات پکڑ لی۔ چنانچہ ان بیچاروں کو (ڈاکٹر بلی گراہم) اپنا دورہ کٹ شارٹ کر کے واپس جانا پڑا۔ لیکن وہ اس چیلنج کو قبول نہیں کر سکے۔ اس قسم کا چیلنج دینا جو جماعت کی روایات کے مطابق درست ہے۔ وہ تو ٹھیک ہے۔ لیکن یہ چیلنج کرنا کہ میں دعا کرتا ہوں کہ فلاں آدمی مرجائے گا اور تم دعا کرو کہ نہ مرے۔ اور دیکھے کہ کس کی دعا قبول ہوتی ہے یہ تو خدائی کو ہاتھ میں لینے والی بات ہے۔ اس کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

سوال۔ چار پانچ عربی دوستوں سے گفتگو ہو رہی تھی تو انہوں نے حضرت بانی سلسلہ کی صداقت پر دلیل مانگی۔ تو ہماری طرف سے اللہ کا فرمان پیش کیا گیا۔ ہم کہہ رہے تھے جھوٹا جو ہے وہ قتل کیا جاتا ہے۔

جواب۔ یہ درست نہیں کہا آپ نے۔ ضروری نہیں ہے کہ جھوٹا قتل کیا جائے اور ضروری نہیں ہے کہ سچا قتل نہ کیا جائے۔ اس لئے آپ نے چونکہ غلط موقف اختیار کر لیا اس لئے بظاہر آپ کو وہاں سے شکست ہو گئی ہو گی۔

دلیل اور طرح بنتی ہے۔ ملی جلتی دلیل ہے۔ لیکن اگر آپ ذرا سی بھی غلطی کر لیں گے تو دشمن آپ کو پکڑ لے گا اور غالب آ جائے گا۔

دراصل مفہوم پہلے اس میں شامل ہے کہ تم کہتے ہو کہ اس نے خدا تعالیٰ پر افتراء کر لیا ہے اور تم کہتے ہو کہ پورا (کلام الٰہی) اس نے اپنے نفس سے بنا لیا ہے جبکہ خدا نے نازل نہیں کیا تھا۔ کیا خدا کو اس بات کی غیرت نہیں ہے اور تمہیں زیادہ غیرت ہے۔ یہ مفہوم اصل میں ہے اس کے پیچھے تم سمجھتے ہو کہ خدا کو جس پر جھوٹ بولا گیا ہے۔ اس کو تو پرواہ ہی نہیں۔ اور سننے والے جو ہیں جن کے سامنے جھوٹ بولا جا رہا ہے ان کو بڑی غیرت آ گئی ہے۔ یہ نہیں ہو سکتا فرمایا پورا (کلام الٰہی) تو درکنار اگر یہ ہمارے اوپر ایک معمولی سی بات بھی جھوٹ بیان کرتا ہم تو اسے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے (یہ لفظی ترجمہ ہے) پھر اس کی شاہ رگ کاٹ دیتے۔ اگر میں اسے ختم کرنے کا ارادہ کرتا تو پھر تم میں سے کوئی نہیں ہے جو میرے اور اس کے درمیان حائل ہو جاتا۔ اس میں دو لفظ ایسے ہیں جن پر غور کرنے سے معاملہ صاف ہو جاتا ہے۔ یہاں ظاہر الفاظ کا معنیٰ لفظاً مراد نہیں ہے۔ مثلاً ہم اسے داہنے ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ اب قتل کے ساتھ یہ شرط کیوں نہیں لگاتے اس کو کیوں بھول جاتے ہیں۔ لفظی ترجمہ کا تقاضا یہ ہو گا کہ اللہ تعالیٰ ہر ایسے شخص کو دائیں ہاتھ سے پکڑلے اور اگر مراد ہے کہ دوسرے کے ذریعہ قتل کروانا۔ تو ہر قاتل پھر ایسے آدمی کو دائیں ہاتھ سے پکڑ لے اور مارے۔ تب وہ ثابت ہو گا جھوٹا ورنہ نہیں ہو گا۔ یہ تو پھر (-) ساتھ تمسخر بن جائے گا داہنے ہاتھ سے پکڑنے کا مضمون ہی بتا رہا ہے کہ اور مفہوم ہے۔ داہنا ہاتھ طاقت کا سرچشمہ کہلاتا ہے فرماتا ہے کہ ہم اس کی طاقت کے سرچشموں کو اپنے قبضہ میں کر لیتے ہیں۔ اور ان کو بے بس کر دیتے ہیں۔ اور رگ جان کاٹنے سے مراد یہ ہے کہ اس جھوٹے شخص کا سلسلہ ہم پنپنے نہیں دیتے۔ کیونکہ رگ جان سے انسان کے دماغ کو روشنی ملتی ہے۔ اور رگ جان زندہ رہے تو انسان زندہ رہتا ہے۔ یہ مراد ہے۔ پھر یہ خدا اپنی طرف منسوب کر رہا ہے۔ کہ ہم کرتے نہ کہ انسانوں کے ذریعہ قتل کرواتے۔

بلکہ کلام الٰہی انبیاء کے قتل کے متعلق خود خبر دے رہا ہے اور اگر انبیاء کا قتل ان کے جھوٹا ہونے کی دلیل ہو تو پھر دوسرے انبیاء کے قتل کی خبر کلام الٰہی کیوں دیتا ہے؟ فرماتا ہے کہ محمد مصطفیٰ ﷺ ایک رسول ہی تو ہیں اس سے پہلے رسولوں کے ساتھ جو ہوتی آئی ہے وہ یہ ہے کہ مر جاتے تھے یا قتل ہو جاتے تھے۔ پس اگر یہ بھی فوت ہو جائے یا قتل ہو جائے تو تمہیں کیا حق ہے کہ اسے جھوٹا سمجھ کر مرتد ہو جاؤ گو اتنی واضح بات کے بعد آپ کا یہ موقف اختیار کر لینا کہ اس (-) سے ضرور قتل ہو جانا ہے۔ یہ موقف ہی غلط تھا۔

اس میں دراصل انبیاء کے مخاطبین کے لئے ایک بڑی بھاری عقلی دلیل ہے۔ کیونکہ جو نبوت کا دعویٰ کرے تو مخالفین کو اس کے مقابل پر بیہودہ حرکتیں کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اس کا مفہوم یہ بنتا ہے کہ خدا کہتا ہے کہ تم کہتے ہو کہ ایک شخص نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو خدا پر جھوٹ بولا۔ اور یہ بھی تم جانتے ہو کہ خدا عالم الغیب ہے۔ ہر وقت اس کی نظر کے سامنے ہے۔ اس سے کوئی بات چھپ نہیں سکتی۔ تو پھر خدا کو کیوں بے غیرت سمجھتے ہو۔ اور اپنے ہاتھ میں کیوں اس کی تباہی لیتے ہو۔ نہ صرف یہ کہ خدا بے غیرت نہیں ہے۔ بلکہ طاقتور بھی ہے چنانچہ اس (-) کا آخری ٹکڑا یہ بات واضح کر رہا ہے۔ فرماتا ہے کہ یہ بات نہیں ہے کہ خدا کے اوپر جھوٹ بولے تو اللہ کو تمہاری ضرورت ہے۔ کہ تم اسے تباہ کرو۔ ورنہ خدا بیچارہ کچھ نہیں کر سکتا۔ فرماتا ہے اس کے برعکس صورت ہے۔ خدا کے اوپر جو جھوٹ بولے گا خدا کا کام ہے اسے تباہ کرنا۔ تم اس کے اوپر کچھ نہیں کر سکتے۔ تم جو چاہو زور لگاؤ ایسے شخص کو بچانے کے لئے۔ اللہ ایسے شخص کو نامراد کر دے گا۔ یہ مراد ہے۔ کہ وہ اپنے فتنہ میں کامیاب نہیں ہو سکے گا۔

سوال۔ آج کل یورپ میں Aids بیماری پھیلی ہوئی ہے مجھے کسی نے بتایا حضرت لوط علیہ السلام کی بستی بھی اسی بیماری سے تباہ ہوئی تھی اس وقت اس بیماری کا کیا نام تھا۔ نیز کہ بعض لوگ کہتے ہیں کہ Aids درحقیقت کوئی بیماری نہیں ہے لوگوں کو اس برائی سے دور رکھنے کے لئے ایک سیاسی چٹکلہ ہے۔

جواب۔ مجھے بھی پتہ نہیں۔ مجھے تو پہلے اس کی بات سے ہی اتفاق نہیں ہے۔ اس لئے میں کس طرح جواب دوں۔ اور دوسری بات کا جواب یہ ہے کہ اگر کوئی ایسا کہتا ہے کہ بیماری نہیں بلکہ ایک سیاسی شوشہ ہے تو اس کو پوچھنا چاہئے کہ پھر ایسے Aids کے بیمار کے خون کا ایک ٹیکہ تمہیں لگا دیں تو وہ یقیناً اس کے لئے تیار نہیں ہو گا۔

خدا (مجھے عبادت) نصیب کرے

حضرت بانی سلسلہ اپنے والدین کی سب سے چھوٹی اولاد تھے۔ جب آپ ایام شیر خوارگی سے نکل کر چلنے پھرنے کے قابل ہوئے تو آپ کے والد صاحب نے آپ کو بہلانے کے لئے خاص طور پر کھلونے فراہم کئے اور قصبہ کے بچوں کو گھر لا کر رکھا تاکہ آپ ان سے مل کر کھیلیں اور خوش رہیں۔ لیکن آپ کا مزاج بالکل منفرد تھا۔ آپ چھوٹی عمر میں ہی اپنی ایک ہمعصر سے فرمایا کرتے تھے "دعا کرو کہ خدا مجھے (عبادت) نصیب کرے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عاصم جمالی

قسط نمبر 2

عہدِ حضرت بانی سلسلہ کے اخبار الحکم اور البدر کے اداریئے - ایک خصوصی مطالعہ

مظلوم کی امداد قابل توجہ گورنمنٹ ممالک متحدہ آگرہ و اودھ- قابل توجہ صاحب مجسٹریٹ بہادر ضلع بجنور کے عنوان سے الحکم کے ایڈیٹر نے نجیب آباد کے ایک احمدی کا مکتوب شائع کر کے اداریہ لکھا:-

"پچھلے دنوں بریلی کے ظالم طبع مخالفوں نے وہاں کے غریب احمدیوں کو دکھ دیا تھا تو میں نے الحکم کے ذریعہ ایک نوٹ لکھ کر وہاں کے کلکٹر صاحب کو بھیج دیا تھا- جس پر انہوں نے نہایت فرزانگی اور شفقت سے توجہ فرمائی اور بیچارے مظلوموں کو امن ملا....

بجنور کے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ صاحب خود توجہ فرمائیں اور اپنے مظلوم وفادار رعایا کے افراد کے جان و مال کی حفاظت اپنے ہاتھ میں لیں اور انہیں تسلی دیں...."

(الحکم 17- اپریل 1904ء)

پردہ "شیم" کے عنوان سے مدیر الحکم نے جو بریف نوٹ لکھا وہ اختصار کے باوجود ایک بہت بڑا پیغام تھا- موصوف نے لکھا۔

"لندن ایسٹ انڈیا ایسوسی ایشن کے مئی کے اجلاس میں ہندوستانیوں اور اینگلو انڈین جماعتوں کی کشیدگی کے دور کرنے اور ان میں قیام اتحاد کے مضمون پر طبع آزمائی کی گئی- ایک پارسی لیڈی نے دوران تقریر میں کہا کہ

پردہ سسٹم موجودہ کشیدگی کا بڑا باعث ہے- ست دھرم چارک اس رائے کی برجستگی کی تعریف کرتا ہے- میں نہایت افسوس سے ظاہر کرتا ہوں کہ بلا سوچے سمجھے اور مزید غور کے رائے دینے سے کیا فائدہ! ست دھرم پرچارک ان نتائج پر غور کر سکتا ہے جو اس رائے پر عمل کرنے سے پیدا ہو سکتے؟

کیا آئے دن کے عصمت دری کے مقدمات اسے کچھ سبق نہیں دیتے- ایسی رائے پر بجائے تعریف کے نفرین کرنی چاہئے-"

(الحکم 10 ستمبر 1904ء)

ولیم میور کی کتب سر ولیم میور کی اسلام دشمن کتابوں کی مولوی محمد انشاء اللہ خان صاحب کے ہاتھوں فروخت پر جو چٹھی ایڈیٹر الحکم نے اپنے 17 ستمبر کے پرچے میں شائع کی تھی اس کا تذکرہ اخبار زمیندار نے یکم اکتوبر 1904 کو کیا ہے جسے الحکم نے 17- اکتوبر 1904ء کی اشاعت میں "معزز ہمعصر زمیندار کی رائے" کے عنوان سے جو نوٹ دیا اس میں تحریر کیا:-

"مولوی انشاء اللہ خان صاحب ایڈیٹر وطن لاہور (دین حق) دشمن اور قومی غدار ہیں- کیونکہ انہوں نے سر ولیم میور کی ان تصانیف کی اشاعت و فروخت کا اہتمام اپنے ہاتھ میں لے کر قومی ٹریٹر (Traitor) کا کام کیا ہے- جو سر ولیم میور نے (دین حق) کی مخالفت میں لکھی تھیں اور جن میں (دین حق) اور بانئے (....) کی ذات پاک کے خلاف دل کھول کر زہر اگلا ہوا ہے- الحکم یہ بھی لکھتا ہے کہ پادری لوگ یہ کتابیں بعض اوقات مفت اور بعض اوقات سستے داموں بیچتے ہیں مگر مولوی صاحب ان کتابوں کو دوگنی قیمت پر مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کر رہے ہیں-....."

بحالی منشی غلام حیدر خان صاحب تحصیلدار کی بحالی کے عنوان سے ایک طویل نوٹ الحکم 21 نومبر 1904ء میں مدیر الحکم نے درج کیا- یہ منشی صاحب حضرت (بانی سلسلہ) کے خلاف ڈاکٹر کلارک کے مقدمہ اقدام قتل کے دنوں میں ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع گورداسپور کے سپرنٹنڈنٹ تھے- اور مقدمہ کے واقعات کے چشم دید گواہ تھے موصوف نے لمبی زندگی پائی اور آپ کی حضرت امام جماعت الثانی سے بعد میں ملاقات بھی ہوئی جس کا تذکرہ حضرت امام جماعت الثانی نے کیپٹن ڈگلس کی وفات پر اپنے ایک خطبے میں کیا تھا۔

جلسہ پر رعایتی شرح ٹریفک سپرنٹنڈنٹ نارتھ ویسٹرن ریلوے توجہ کریں کے عنوان سے مدیر الحکم کا نوٹ ملاحظہ ہو۔

"سلسلہ عالیہ احمدیہ قادیان کا سالانہ جلسہ ہمیشہ ایام تعطیلات کرسمس میں ہوا کرتا ہے- اس مرتبہ صدر انجمن احمدیہ نے ضروری سمجھا ہے کہ جبکہ دوسری تمام سوسائٹیاں اور مجلسیں آئے دن ریلوے اتھارٹیز سے رعایتی شرح حاصل کرتی ہے تو کیوں سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سالانہ جلسہ پر کرایہ کی رعایتی شرح حاصل نہ کی جاوے- اس رعایت کے لئے سیکرٹری صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان نے ٹریفک سپرنٹنڈنٹ صاحب سے خط و کتابت کی ہے- مگر افسوس سے کہا جاتا ہے کہ ابھی تک اس کے متعلق تسلی بخش جواب نہیں ملا.....

(الحکم 3- نومبر 1904)

اخلاق کی اصلاح جناب یعقوب علی عرفانی صاحب نے ایک نوٹ میں لکھا- اخلاق کی اصلاح صرف مذہب سے ہو سکتی ہے- جب حقیقی مذہب کی حکومت دل پر ہوتی ہے تو وہ سچے اخلاق کا سرچشمہ بن جاتا ہے- اور حقیقی مذہب کا یہ نشان ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی ہستی پر زندہ ایمان اور گناہ سوز ایمان پیدا کر دے ورنہ اگر یہ بات نہیں تو پھر مذہب کا نام لینا بھی اسے بدنام کرنا ہے- پس وہ لوگ جو ملکی جوش کے سیلاب میں بہے جا رہے ہیں پہلے اس سوال کو حل کریں-"

(الحکم 6 جنوری 1908ء)

بدر کے اداریئے حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے بدر کی اشاعت مورخہ 17 جنوری 1907ء کے اداریہ کا عنوان "اللہ تعالیٰ کی ہستی کا ثبوت" قائم کیا ہے جو آپ کے مستقل اداراتی کالم "صادق" کے تحت چل رہا ہے- مفتی صاحب حضرت بانی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ کی ہستی کے ثبوت کے طور پر پیش کرتے ہیں اور لکھتے ہیں- اے دنیا کے بھولے بھٹکو میرے پاس آؤ کہ میں تمہیں راہ دکھاؤں- اے وہ جو تم ایک دلربا اور خوبصورت چہرے کی تلاش میں پھرتے ہو میرے پاس آؤ کہ میں نے اسے پالیا اور دیکھ لیا ہے آؤ کہ میں تمہیں دکھاؤں اور ملادوں- اے مختلف راہوں پر چلنے والو یہ سڑکیں جن پر تم جا چکے ہو ان کے آگے گہرے کنوئیں اور تاریک جنگل ہیں- جن میں تم بے راہ ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے- اوپر آؤ کہ میں نے وہ سڑک پالی ہے جس پر چل کر تم اپنے مطلوب کو حاصل کر لو گے- وہ کھڑا پکارتا ہے کہ اے پیاسو گندے کیچڑ کی طرف مت دوڑو اسے پی کر ہلاک ہو جاؤ گے آؤ کہ میں تمہیں پانی دوں جسے پی کر تم پیاسے نہ رہو دیکھو وہ پکارتا ہے اور محبت سے بلاتا ہے- پر سننے والے ہیں کہ کچھ کان نہیں دھرتے ہیں گویا بہرے ہیں کچھ سنتے نہیں پھر جواب نہیں دیتے گویا گونگے ہیں کچھ جواب جو دیتے ہیں تو گالیوں کی بھرمار کرتے ہیں اور اگر ان کے ہاتھ اور پاؤں گورنمنٹ کے قانون کے زنجیر میں جکڑے ہوئے نہ ہوتے تو وہ چاہتے ہیں کہ اس پکارنے والے کو قتل کر ڈالیں- تھوڑے ہیں وہ جنہوں نے اس کے آوازے پر کان رکھا اور اس کو سنا اور قبول کیا اور اس کے ساتھ ہو لئے خدا کی رحمت ان پر اور آپ کے سردار پر کہ انہوں نے وقت کو پہچانا اور اس کی قدر کی- اے خدا ہمیں ان میں سے بنا جو صراط مستقیم پر چلے اور ان پر تیرے انعامات ہوئے اور انہوں نے تجھے پالیا اور ان کی حالت میں گرنے سے بچا جو پہلے ہی سے گم گشتہ راہ ہوئے یا راہ پا کر اسے کھو بیٹھے- (آمین)"

ضوابط اخبار البدر کے عنوان سے درج ذیل امور کی وضاحت کی گئی ہے- جن میں حجم، مضامین، اوقات اشاعت، خط و کتابت اور تبدیلی پتہ کی بابت قواعد درج ہیں- مضامین کے متعلق یہ صراحت کی گئی ہے-

البدر کا مقصود البدر کا اصل مقصد حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے ملفوظات حتی الوسع ایک ہفتہ کے فاصلہ سے پہنچانا ہے- بصورت نہ ہونے تقریروں وغیرہ کے آپ کی تصانیف میں سے عمدہ مضامین اور نیز مکتوبات وغیرہ درج کئے جاتے ہیں- اس کے بعد جماعت کی خبریں اور دوسرے اخلاقی مضامین تردید مذہب باطلہ اور جو وہ البدر کی اشاعت کے متعلق تحریکات.... اور مراسلات وغیرہ-"

(البدر اگست 1904ء ص 7)

اس بیان میں اداریہ جات کا تذکرہ نہیں ہے- اس طرح البدر 1904ء میں ایڈیٹوریل نہیں دیئے گئے- البتہ 1903ء میں گاہے بگاہے ایڈیٹوریل دینے کا طریقہ ایک حد تک تھا- اور یہ اس دور کا رواج بھی تھا جیسا کہ ڈاکٹر مسکین علی حجازی تحریر کرتے ہیں:-

"اس دور میں اخبارات میں الگ اداریے نہیں چھپتے تھے اور بعض خبروں میں ہی اداراتی رائے شامل ہوتی تھی- اس لئے اس دور کے اداریوں کے اسالیب گویا اخبارات کے مجموعی مندرجات ہی کے اسالیب ہوتے تھے-"

(اداریہ نویسی ص 462-462)

(مطبوعہ سنگ میل پبلی کیشنز لاہور 1991ء)

ملا جلا رجحان اداریہ نویسی کے متعلق ہمارے زیر نظر اخبارات الحکم اور البدر میں ملا جلا رجحان رہا- البتہ جن مقاصد کا انہوں نے ادعا کیا اس میں وہ کامیاب رہے- ان مقاصد کا تذکرہ سطور بالا میں کیا جا چکا ہے- ہماری درج بالا رائے مذکورہ اخبارات کے چند فائل دیکھ کر قائم کی گئی ہے- پورے فائل قلت وقت کے پیش نظر نہیں دیکھے جا سکے-

الحکم اور البدر کے معاصر اخبارات میں اخبار عام، پیسہ اخبار، زمیندار، ریاض ہند، وکیل، تہذیب الاخلاق وغیرہ تھے ان کا تذکرہ ہر دو اخبارات میں بھی ملتا ہے- مگر ان کا تقابل ہمارے موضوع سے باہر ہے اور نہ ہی ان کے فائل سر دست ہمیں میسر ہو سکے ہیں لہذا ان پر تبصرہ نہیں کیا سکتا-

زندہ اخبار حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے الحکم اور البدر کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:-

الحکم سلسلہ کا سب سے پہلا اخبار ہے اور جو موقع خدمت کا حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے آخری زمانہ میں بدر کو ملا ہے وہ کروڑوں روپیہ خرچ کر کے بھی کسی اور اخبار کو نہیں مل سکتا- میں کہتا ہوں "الحکم" اپنی ظاہری صورت میں زندہ رہے یا نہ رہے لیکن اس کا نام ہمیشہ کے لئے زندہ ہے- سلسلہ کا کوئی مہتم بالشان کام اس کا ذکر کئے بغیر نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ تاریخ سلسلہ کا حامل ہے-"

(تاریخ احمدیت جلد دوم ص 480)

ooo

پھلوں کو تازہ رکھنے کے لئے

لیموں کا عرق اگر پھلوں پر چھڑک دیا جائے تو وہ خراب نہیں ہوتے ہیں- شہد میں اگر پھل رکھے جائیں تو تازہ رہتے ہیں کیلوں کا گچھا لٹکا دیا جائے تو کافی دن تک کے لئے محفوظ رہتے ہیں- پپیتے کو خشک کاغذ میں رکھیں- جلدی خراب نہیں ہو گا- تربوز کو ٹھنڈا اور محفوظ رکھنے کے لئے ٹھنڈی زمین پر رکھیں-

گاؤں کے لوگ تربوز کو کپڑے کے تھیلے میں ڈال کر کنوئیں میں رسی کے ساتھ لٹکا دیتے ہیں- تربوز میٹھا اور ٹھنڈا تازہ رہتا ہے- خراب نہیں ہوتا ہے-

ooo

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں محمد ابراہیم جمونی ؔ

حضرت امام الثانی کا مشفقانہ سلوک

اللہ تعالیٰ نے اپنے کلام پاک میں فرمایا ہے کہ وہ جب اپنے بندوں کو باران رحمت سے نوازتا ہے تو پہلے وہ رحمت کی ہوائیں چلاتا ہے۔ وہ فرحت بخش ہوائیں باران رحمت کے حق میں خوشیوں کا پیغامبر بن کر آتی ہیں۔ اس کے بندے رحمت کی ان ہوائیں سے بھی لطف اندوز ہوتے ہیں اور باران رحمت بھی اپنے گوناگوں اور دور رس فوائد کی وجہ سے ان کے لئے خوشیاں لے کر آتی ہے اس طرح ایک خوشی میں سے اس سے بھی بڑھ کر ایک اور خوشی پھوٹ نکلتی ہے۔ خوشی در خوشی کی اس کیفیت پر عبادالرحمٰن خوشی سے جھوم اٹھتے اور اپنے رب کے حضور سجدہ شکر بجا لاتے ہیں۔

اسی طرح اللہ تعالیٰ جب اپنے ایک بندہ پر رجوع برحمت ہوتا ہے اور اسے اپنے غیر معمولی فضلوں سے نوازنا چاہتا ہے تو اسے پہلے ایک خوشی سے نوازتا ہے اور وہ خوشی بجائے خود ایک اور بڑی خوشی کا پیش خیمہ ثابت ہوتی ہے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے اس بندہ کو ایک اور بڑے فضل سے ہمکنار کردکھاتا ہے۔ سطور ذیل میں بھی ایک بہت بڑے انعام کا تحدیث نعمت کے طور پر ذکر کرنا چاہتا ہوں جس سے میرے آقا نے محض اپنے فضل سے مجھے نوازا اور نوازا بھی حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی اپنے اس خادم پر شفقت بے پایاں کی شکل میں۔ اس شفقت بے پایاں کو میں جب بھی یاد کرتا ہوں اس کی یاد میرے دل کو خوشیوں سے معمور کردکھاتی ہے۔

یہ واقعہ ہے 1954ء کا جبکہ میں ابھی ہائی سکول ربوہ میں سیکنڈ ماسٹر تھا خدا کے فضل سے ایک روزِ سعید کی مبارک ساعتوں میں سکول کے ہیڈ ماسٹر حضرت صوفی محمد ابراہیم صاحب کی ایک بچی کی تقریب رخصتانہ منعقد ہونا تھی۔ یہ اطلاع میرے لئے کچھ کم خوشی کا موجب نہ تھی۔ بقولیکہ بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں اس لحاظ سے یہ تقریب میری اپنی ہی تقریب تھی اور میں خوش تھا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت صوفی صاحب کے لئے ایک اہم فرض سے سبکدوش ہونے کے سامان کئے اس وقت میرے وہم وگمان میں بھی نہ تھا کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس خوشی کو میرے لئے عظیم الشان سعادت کا درجہ رکھنے والی ایک اور بہت بڑی خوشی کا پیش خیمہ ثابت کردکھائے گا۔

جب حضرت صوفی صاحب کی بچی کی رخصتی کی تقریب قریب آئی تو یہ خوشکن اطلاع ملی کہ حضرت صوفی صاحب نے سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی خدمت میں درخواست کی تھی کہ حضور از راہ شفقت تشریف لاکر بچی کو اپنی دعاؤں کیساتھ رخصت فرمائیں جسے حضرت صاحب نے از راہ ذرہ نوازی قبول فرمالیا ہے۔ اس خوشکن اطلاع کے موصول ہونے پر خدائے ذوالمنن نے میرے دل میں تحریک پیدا کی کہ میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی وساطت سے حضرت صاحب کی خدمت میں درخواست کروں کہ جب حضرت صاحب حضرت صوفی صاحب کی بچی کی تقریب رخصتانہ میں تشریف لائیں تو از راہ ذرہ نوازی خاکسار کے غریب خانہ پر تشریف لاکر شام کی چائے میرے ہاں نوش فرمائیں۔ میرا رہائشی کوارٹر محترم صوفی صاحب کے کوارٹر سے ملحق تھا اور ہم دونوں آپس میں پڑوسی تھے۔ اس زمانہ میں بچیوں کے رخصتانہ کی تقاریب میں مہمانوں کی خدمت میں چائے یا خورونوش کی کوئی چیز پیش کرنے پر جماعت کی طرف سے پابندی تھی۔ اس وقت خدا نے مجھے یہ امید دلائی کہ صورت حال ایسی ہے کہ کوئی عجب نہیں کہ حضرت صاحب
"شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا" کے مطابق اس خادم کی درخواست قبول فرما کر اسے نوازنے اور سرفراز فرمانے کے حق میں ہی فیصلہ فرمائیں۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ نے مجھے اطلاع بھجوائی کہ حضرت صاحب نے آپ کی درخواست قبول فرمالی ہے۔ یہ سن کر میری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔

حضرت صاحب رخصتانہ کی تقریب میں دعا کرانے کے بعد واپس تشریف لے جانے لگے تو سب احباب مشایعت کی غرض سے ایک قطار میں کھڑے ہوگئے۔ میں بھی قطار میں جا کھڑا ہوا۔ میں بیم و رجا کی حالت میں زیر لب دعا کرتا رہا کہ خدا اپنے فضل سے میری خواہش کی تکمیل فرما دے۔ جب حضرت صاحب نے ارشاد فرمایا کہ "اچھا تو آپ کا گھر کہاں ہے۔ میں نے عرض کیا میرا گھر ساتھ ہی ہے۔ چنانچہ آپ نے حضرت صوفی صاحب کے مکان سے نکل کر میرے مکان میں قدم رنجہ فرمایا میں کسی قدر پیچھے رہتے ہوئے حضرت صاحب کے ہمراہ تھا۔ چند لمحوں میں حضرت سیدہ چھوٹی آپا صاحبہ بھی تشریف لے آئیں۔ حضرت صاحب ان کے ہمراہ کمرہ میں تشریف لے گئے اور میں بغلی کمرہ میں بیٹھ گیا۔ میرے ساتھ اس وقت میرے نسبتی بھائی میاں عبدالسلام صاحب بھی موجود تھا۔ آپ اس وقت اپنے آپ کو Relaxed (کھلے ڈلے ماحول میں) محسوس فرمارہے تھے۔ یہ ہماری خوش قسمتی تھی کہ آپ معمول سے زیادہ وقت چائے کی میز پر تشریف فرمارہ کر میرے اہل وعیال کی عزت افزائی فرماتے رہے۔ اور میں اپنی جگہ میاں عبدالسلام صاحب کے ساتھ بیٹھا ناقابل بیان خوشی و مسرت کے زیر اثر دل ہی دل میں جھومتا رہا اور اللہ تعالیٰ کے حضور اس خاص فضل پر سجدۂ شکر بجا لاتا رہا۔ اس طرح محترم صوفی صاحب موصوف کی بچی کی تقریب ہمارے لئے دوہری برکت و مسرت کا باعث بن گئی۔ ساتھ والے کمرہ میں نصف گھنٹہ کی نشست کے بعد حضرت صاحب موٹر میں سوار ہونے کے لئے باہر سڑک پر تشریف لائے وہاں نیاز حاصل کرنے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا اور وہ آآکر قطار در قطار ایستادہ ہو کر حضرت صاحب کی باہر تشریف آوری کا انتظار کر رہے تھے۔ وہ سب میری خوش قسمتی پر رشک کر رہے تھے کہ آپ نے اپنے اس خادم سے خاص محبت اور اپنائیت کا سلوک فرمایا اس کی یاد آج بھی مجھے خوشی وانبساط سے معمور کردیتی ہے۔

○○○

سید ظہور احمد شاہ

پلاسٹک کی آلودگی

ماحول کی آلودگی کا مسئلہ دن بدن زیادہ سے زیادہ اہمیت اختیار کرتا چلا جارہا ہے۔ اور اگر اس پر جلد از جلد قابو نہ پایا جاسکا تو اس کے خطرناک نتائج بھی اب اظہر من الشمس ہوچکے ہیں اور مزید کیمیکلز وغیرہ اس کو گھمبیر سے گھمبیر بناتے چلے جارہے ہیں۔ پہلے عام طور پر یہی سمجھا جاتا تھا کہ کارخانوں فیکٹریوں' موٹر گاڑیوں اور دیگر تیل جلانے والی تنصیبات سے جو دھواں وغیرہ نکلتا ہے وہ اس ساری مصیبت کا ذمہ دار ہے۔ اس کے بعد زمین میں زیادہ فصلیں اگانے کے لئے جو کیمیائی کھادیں ڈالی جاتی ہیں اور ان فصلوں پر کیڑے مکوڑوں کو تلف کرنے کے لئے جو زہریں استعمال کی جاتی ہیں وہ بھی اس دوڑ میں شامل ہوگئیں۔ اور اب نیا عنصر جس کا چرچا ہو رہا ہے جو ماحول کی مزید خرابی کا باعث بن رہا ہے وہ پلاسٹک سے بنی ہوئی اشیاء کا ہے۔ پلاسٹک ایک ایسی چیز ہے جو کہ کبھی بھی ضائع نہیں ہوتی۔ اور اس میں سے ایسی زہریلی گیسیں خارج ہوتی رہتی ہیں جو کہ مسلسل فضا میں شامل ہوتی رہتی ہیں اور انسان کی صحت پر ان کا اثر سب سے زیادہ خطرناک ہوتا ہے اور ان سے متاثر یا ملوث ہونے والے انسان کینسر جیسی بیماریوں میں مبتلا ہوسکتے ہیں۔

پلاسٹک میں زہریلے مواد کے اثرات پلاسٹک کے بنانے میں بے شمار کیمیکل استعمال کئے جاتے ہیں۔ اور ان میں سے اکثر زہریلے ہوتے ہیں۔ اور ان میں سے بعض ایسے ہوتے ہیں جو اس مادے سے بنی ہوئی اشیاء میں اپنی اصلی حالت میں موجود رہتے ہیں۔ اور آخر کار ان چیزوں میں شامل ہو جاتے ہیں جو پلاسٹک کی بنی ہوئی اشیاء میں رکھی جائیں۔ خاص طور پر اچار اور چٹنی پلاسٹک کے برتن میں رکھی جائیں تو اچار میں موجود ایسڈ اور نمک ایسی کیمیکلز کو آزاد کرنے میں مد ثابت ہوتی ہیں جو اس اچار اور چٹنی میں شامل ہو کر نقصان کا موجب بنتی ہیں۔ اسی طرح پلاسٹک کی بالٹیوں یا آج کل پانی سٹور کرنے والی ٹینکیوں میں جو پانی ہوتا ہے وہ بھی اسی طرح آلودہ ہوسکتا ہے۔

پاکستان میں صورت حال اگرچہ پاکستان میں ابھی یہ مسئلہ اتنا گھمبیر نہیں ہوا ہے لیکن جتنا بھی ہے وہ قابل تشویش ہے مثال کے طور پر مار میلڈی ہائیڈ جو پلاسٹک کی بناوٹ میں بطور فاضل زہریلے مواد کے خارج ہوتا ہے اسے نکاسی آب کے نظام میں شامل کردیا جاتا ہے جس سے آخر کار دریا اور سمندر کا پانی متاثر ہوتا ہے۔ جس سے آبی مخلوق اور سلسلہ وار اس آبی مخلوق کے کھانے کے ذریعے انسان متاثر ہوتے ہیں۔ اس لئے پاکستان میں ایسی ٹیکنالوجی بروئے کار لائی جانی چاہئے جس سے اس کو کارخانے کے اندر ہی جمع کرکے صحیح رنگ میں اس کا ڈسپوزل کیا جائے۔

پلاسٹک کا ڈسپوزل اس سلسلے میں سب سے بڑا مسئلہ پلاسٹک کی بنی ہوئی اشیاء کا ہے جو قابل استعمال نہیں رہتیں اور کوڑے کرکٹ کے ڈھیر میں شامل ہو جاتی ہیں۔ پلاسٹک کے تھیلے' لیمینیٹڈ کاغذ' پلاسٹک کے برتن اور کھلونے وغیرہ کبھی بھی قدرتی عمل سے ضائع نہیں ہوتے اور اگر ان کو جلایا جائے تو یہ خطرناک زہریلے کیمیکل خارج کرتے ہیں مثلاً گھروں میں جو پلاسٹک کے تھیلے استعمال کئے جاتے ہیں ان کو اگر جلایا جائے تو اس سے ڈائی آکسن گیس پیدا ہوتی ہے جس سے کینسر ہو سکتا ہے اور انسانی جسم میں جینیاتی تبدیلیاں بھی واقع ہوسکتی ہیں۔ جس کی وجہ سے ٹیومر بن جاتے ہیں۔ ڈائی آکسن کے بخارات خون میں آکسیجن جذب کرنے کی صلاحیت کو کم کردیتے ہیں۔ ایسے کوڑے کرکٹ کے ڈھیر جن میں پلاسٹک کی اشیاء صرف 1.2 فیصد بھی ہوں ان کو اگر جلایا جائے تو سینہ کا درد اور دیگر بیماریاں' کینسر اور الرجی ہونے کا احتمال ہوتا ہے کھلی فضا میں ان کو جلانے سے فضائی آلودگی مزید بڑھ سکتی ہے۔ اور اس کا علاج صرف یہی رہ گیا ہے کہ ایسے ردی پلاسٹک کو ری سائیکل کیا جائے اور اس سے پھر سامان بنایا جائے لیکن یہ سامان ایسا اچھا نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی اتنا مضبوط۔

پاکستان میں چونکہ ابھی تک اس سلسلے میں نہ تو کارخانہ دار اور نہ ہی حکومت کوئی ایسا اہتمام یا انتظام کرنے کے موڈ میں ہے جن سے پبلک کو ان خطرات سے بچایا جاسکے اس لئے فی الحال جب تک ایسا کوئی انتظام یا اہتمام نہیں ہو جاتا پبلک کا یہ اپنا کام ہے کہ ان تمام خطرات کو مدنظر رکھتے ہوئے اپنی حفاظت آپ کرے۔ پلاسٹک کے تھیلے استعمال کرنے سے گریز کریں اور خاص طور پر کالے تھیلے۔ اور ان کی جگہ کاغذ یا کپڑے کے تھیلے استعمال میں لائیں۔ دیگر پلاسٹک کی چیزوں کو بھی جہاں تک ہو سکے استعمال کرنے سے گریز کریں۔ پلاسٹک کی بوتلوں میں بند اشیاء خوردونوش ہرگز نہ خریدیں بلکہ شیشے کی بوتلوں میں بند اشیاء خریدیں تاکہ وہ اوپر بیان کئے گئے خطرات سے محفوظ رہ سکیں۔

○○○

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لقمان احمد سلطان

طبّی اصطلاحات

حضرت مولانا نورالدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول کی خودنوشت سوانح مرقاۃ الیقین فی حیات نورالدین میں جن جڑی بوٹیوں ادویہ اور بیماریوں اور طبی اصطلاحات کا تذکرہ کیا گیا ہے ان کا تعارف اس مضمون میں حروف تہجی کی ترتیب سے کرایا گیا ہے جو وقفے وقفے سے پیش کیا جا رہا ہے گا۔

آکھ (آک) اس کو فارسی میں خرگ، عربی میں عشر اور انگریزی میں (Calotropis Wallow wort) کہتے ہیں۔ یہ ایک پودا ہے جس کا رنگ سفیدی مائل سبز ہوتا ہے۔ اس کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔ اس کے پتے چوڑے اور برگد کے پتوں کی مانند موٹے ہوتے ہیں۔ شاخ، پھول یا پتا توڑنے سے اس میں سے دودھ نکلتا ہے۔ اس کا پھول چھوٹا اور نرگس کی مانند ہوتا ہے۔ جب اس کا پھول کھلتا ہے تو اس میں سنبل کی روئی کی مانند روئی برآمد ہوتی ہے۔ اس میں ایک زرد اور تلخ رال پائی جاتی ہے۔

اسپغول اس کو فارسی میں اسپغل، عربی میں بزر قطونا اور انگریزی میں (Spogel seeds) کہتے ہیں۔ اسپغول کی باقاعدہ کاشت کی جاتی ہے اس کا پودا دھان کے پودے کی مانند ہوتا ہے لیکن اس سے ذرا چھوٹا ہوتا ہے۔ زیادہ سے زیادہ آدھ گز تک بلند ہوتا ہے۔ اس کے اوپر رُواں سا لگا رہتا ہے۔ اس کی جڑ سے ایک ڈنڈی نکلتی ہے۔ جس کے سر پر گیہوں کے مانند بالی لگتی ہے اور اس کے اوپر پردہ سا ہوتا ہے۔ یہ باریک باریک تخموں سے پر ہوتی ہے جن کو تخم اسپغول کہتے ہیں۔ اسپغول کا رنگ سرخ سفیدی مائل اور سیاہ بھی ہوتا ہے۔ نیز اس کا ذائقہ پھیکا ہوتا ہے۔

اُسطوخودوس اس کو دونا اور دیارو بھی کہتے ہیں، عربی میں اسطوخودوس اور آنس الارواح ممسک الارواح، خرم (پھول کو)، فارسی میں جاروب دماغ اور انگریزی میں (Lavandula stoechas) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سیاہی مائل سبز ہوتا ہے۔ پتے مہندی کے پتوں کی مانند لیکن اس سے چوڑے اور کنارے کھردرے ہوتے ہیں۔ اس کا پھول زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ یہ پودا اکثر علاقوں میں پایا جاتا ہے۔

اسطوخودوس کا ذائقہ تلخ اور بو تیز ہوتی ہے۔

اطریفل یہ لفظ "تری پھل" کا معرب ہے اور تری پھل (تین پھل) سے مراد ہرڑ، بیہڑہ اور آملہ ہوتے ہیں۔ اصطلاح اطباء میں جس مرکب میں یہ تینوں ڈالے جاتے ہیں وہ اطریفل کہلاتا ہے۔ اب ذیل میں مذکورہ بالا تینوں پھلوں کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے۔

ہرڑ عربی میں اسے "اہلیلج اصفر" کہتے ہیں، فارسی میں ہلیلہ زرد اور انگریزی میں "Myrobalans" کہتے ہیں۔

اس کا درخت عموماً اوسط درجہ قد کا ہوتا ہے۔ لیکن کہیں کہیں بڑے درخت بھی دیکھنے میں آتے ہیں۔ اس کی چھال چوتھائی انچ تک موٹی ہوتی ہے اور رنگت سیاہی مائل بھوری ہوتی ہے۔ اس کی لکڑی مضبوط ہوتی ہے۔ اس کے پتوں کا رنگ معمولی سبزی اور زردی مائل بھورا ہوتا ہے۔ نیز اس کا پھل لمبا اور بیضوی ہوتا ہے، جو خشک ہو کر اور چھلکا سکڑ کر پانچ دھاریوں میں منقسم ہو جاتا ہے اگر یہ تازہ ہو تو اس کا رنگ سبز ہوتا ہے اور اگر خشک ہو جائے تو سبزی و سیاہی مائل بھورے رنگ کا ہو جاتا ہے اور بآسانی ٹوٹ جاتے ہیں۔ اس کا ذائقہ نہایت کسیلا ہوتا ہے۔

بہیڑا عربی میں بلیلج، فارسی میں بلیلہ اور انگریزی میں اسے (Myrobalans belerica) کہتے ہیں۔ بہیڑے کا درخت کافی بڑا ہوتا ہے۔ اس کے پتے بڑ یا مہوہ کے پتوں کی مانند ہوتے ہیں۔ اس پر پھول چھوٹا سا لگتا ہے۔ اور یہی پھول بہیڑا کہلاتا ہے۔ جو کھانے میں کسیلا تلخی مائل ہوتا ہے۔

آملہ اس کو عربی میں آملج کہتے ہیں فارسی میں آملہ اور انگریزی میں (Phyllanthus Emblica) کہتے ہیں۔

آملہ کا درخت درمیانہ قد کا اور خوبصورت ہوتا ہے۔ اس کی لکڑی سرخ اور سخت ہوتی ہے۔ اس کے پتے ببول کی مانند چھوٹے اور ہلکے سبز رنگ کے ہوتے ہیں۔ اس کے پھول سنہری مائل زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ نیز اس کا پھل گول بیر کی شکل کا ہوتا ہے جس کی چھ پھانکیں ہوتی ہیں۔ ان کے اندر ایک مثلث شکل کی گٹھلی ہوتی ہے جس کو توڑنے پر اندر سے تین خانے دکھائی دیتے ہیں۔ اور ہر خانے میں دو بیج ہوتے ہیں۔ آملہ کا رنگ زردی مائل بھورا اور خشک آملہ کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ نیز اس کا ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

افیون عربی میں لبن الخشخاش، فارسی میں افیون، اور انگریزی میں "Opium" کہتے ہیں۔

دراصل افیون خشخاش سے حاصل ہوتی ہے۔ اور اس کے حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خشخاش کے سبز ہونے کی حالت میں جبکہ اس کے پھول گر گئے ہوں پوست خشخاش کو چاقو سے تین چار جگہ شام کے وقت شگاف دے دیتے ہیں۔ اور صبح ہی صبح اس رطوبت کو جو ان شگافوں سے سیلان کر کے جمع ہوتی ہے اتار کر رکھتے ہیں۔ اور یہی اصل افیون ہوتی ہے۔ اس کا رنگ عموماً سیاہ اور تازہ افیون کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ نیز ذائقہ تلخ ہوتا ہے۔

بکّن فارسی میں بکم، پنجابی میں توت بوٹی، ہندی میں جل پیپل، انگریزی میں اسے (Lippia Nodiflora) کہتے ہیں۔

یہ ایک ہندی چھتہ دار بوٹی ہے جس کی شاخیں باریک، پتے چھوٹے اور لمبے کسی قدر نوکدار ہوتے ہیں، اس کا پھول چھوٹا اور گول ہوتا ہے۔ اور شاخ کی ہر ایک گرہ پر نکلتا ہے۔ پھول اودے یا کاسنی ہوتے ہیں۔ ذائقہ کسیلا اور تلخ ہوتا ہے۔

بید مشک فارسی میں گربہ بید، عربی میں خلاف بلخی اور انگریزی میں (Sallow) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ سبز، ذائقہ اور بو تیز ہوتی ہے۔

پارہ عربی میں زیبق، فارسی میں سیماب اور انگریزی میں "Mercury" کہتے ہیں۔

اس کا رنگ سفید و شفاف ہوتا ہے۔ نیز اہل کیمیا میں اس کی مندرجہ ذیل اصطلاحات رہی ہیں۔

عبیط، جار السحاب، عبد، ابن عین الحیات، زمزم، اصل البارد، روح، اکسیر الشمس اور اکسیر القمر کے علاوہ اور بہت سے دوسری اصطلاحات رائج رہی ہیں۔

پوڈافلین اسے پوڈافلائی ریزن بھی کہتے ہیں۔ (Podophylli Resin) یہ ایک ایلوپیتھک دوائی ہے جس کا رنگ ہلکا بھورا یا زرد سبزی مائل ہوتا ہے۔

اس کی بو مخصوص ہوتی ہے، ذائقہ تلخ اور خراش دار ہوتا ہے۔

توتیائے سبز عربی میں حجر الکحل، توتیائے اخضر بھی کہتے ہیں، فارسی میں زاج قبرسی، سنگ سرمہ اور انگریزی میں "Copper sulphate" عام اصطلاح میں اسے نیلا تھوتھا کہتے ہیں۔ جو ایک ہندی نام ہے، اس کا رنگ زنگاری اور ذائقہ تیز شوریت والا ہوتا ہے۔

ooo

خطوط

مکرم ایڈیٹر صاحب الفضل

الفضل 27، 28- مارچ 1998ء میں حضرت منشی برکت علی خان صاحب کے حالات شائع ہوئے ہیں۔ ان کے متعلق یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ انہوں نے ریٹائرمنٹ کے بعد سلسلہ کی آنریری خدمات بحیثیت جوائنٹ ناظر مال تمام عمر گزار دی اور انجمن سے ایک دمڑی بھی وصول نہیں کی۔ اگر کوئی سفر پیش آیا تو اس کا بار بھی ڈالنا پسند نہیں کیا۔ بعض دفعہ بوجہ مجبوری تانگہ استعمال کرنا پڑتا تھا تو اس کا بھی اپنی گرہ سے خرچ برداشت کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ ان کو بہت جزا دے۔

(نور احمد ریٹائرڈ آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاری ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31526 میں طارق احمد ولد لعل دین صاحب قوم بھٹی راجپوت پیشہ معلم وقف جدید عمر 21 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن میرا بھڑ کا آزاد کشمیر حال احمدیہ ہاؤس نگر پارکر ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-2 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 2200/- روپے ماہوار بصورت گذارہ الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد طارق احمد معلم وقف جدید نگر پارکر سندھ گواہ شد نمبر 1 سید مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400 گواہ شد نمبر 2 ولایت خان وصیت نمبر 25905۔

مسل نمبر 31527 میں حکیم محمد رمضان والد اللہ رکھا قوم جٹ پیشہ حکمت عمر 74 سال بیعت 1963ء ساکن 4/11 دارالیمن شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-2-18 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ پلاٹ 4/11 برقبہ 7 مرلہ واقع دارالیمن مالیتی 100000/- روپے۔ اس پر مکان بیٹوں نے بنایا ہے۔ 2۔ نقد رقم جو بینک میں ہے 17000/- روپے۔ 3۔ بچوں کی طرف سے جو آمد ہو گی اس پر بھی ادائیگی ہو گی۔ اس وقت مجھے مبلغ 800/- روپے ماہوار بصورت خرچ خوراک وغیرہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد حکیم محمد رمضان 4/11 دارالیمن شرقی ربوہ گواہ شد نمبر 1 غلام رسول بھٹی وصیت نمبر 25318 گواہ شد نمبر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

2 ناصر احمد باجوہ 10/ 7 دارالیمن شرقی ربوہ۔

مسل نمبر 31528 میں فریدہ لطیف بنت لطیف احمد قوم مغل پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ناصر آباد شرقی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-9 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فریدہ لطیف 115 ناصر آباد شرقی ربوہ گواہ شد نمبر1 فہیم احمد خادم مربی سلسلہ دارالیمن وسطی ربوہ گواہ شد نمبر2 نعیم الدین برادر موصیہ۔

مسل نمبر 31529 میں نصرت جہاں بیگم بنت چوہدری غلام قادر قوم آرائیں پیشہ نرسنگ عمر 34 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ظفر منزل فیکٹری ایریا ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-21 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زیورات طلائی 4 تولہ مالیتی۔/20000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3700 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ نصرت جہاں بیگم 9/33 ظفر منزل فیکٹری ایریا ربوہ گواہ شد نمبر1 سید عبدالغنی شاہ وصیت نمبر 5844 گواہ شد نمبر2 عطاء اللہ وصیت نمبر 28719۔

مسل نمبر 31530 میں بشارت الرحمن ولد شیخ محمد یونس قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ سائیکل مالیتی۔/2000 روپے اور گھڑی مالیتی۔/300 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد بشارت الرحمن 8/12A دارالرحمت غربی ربوہ گواہ شد نمبر1 شیخ محمد یونس والد موصی گواہ شد نمبر2 ظفر اللہ 5/17 دارالرحمت غربی ربوہ۔

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے خاص خاص پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

ہفتہ 4- اپریل 1998ء

12-40 رات چلڈرنز کلاس
1-00 طبی معاملات
1-40 خطبہ دوبارہ 98-4-3
2-55 ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ
4-30 بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات
5-00 لقاء مع العرب
6-20 خطبہ (دوبارہ) 98-4-3
7-30 اردو کلاس
8-35 کمپیوٹرسب کے لئے
9-05 ملاقات فرنچ بولنے والے احباب کے ساتھ
10-55 بچوں کی حضرت صاحب سے ملاقات
11-25 سرائیکی پروگرام خطبہ 1997-8-8
12-25 طبی معاملات
12-55 لقاء مع العرب
1-30 دوپہر اردو کلاس
3-30 سہ پہر ڈاکومنٹری نمائش
4-30 سہ پہر سویڈش زبان سیکھئے
6-55 رات بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
8-00 لقاء مع العرب
10-20 اردو کلاس

اتوار 5- اپریل 1998ء

12-45 رات مجلس سوال و جواب
2-30 بچوں کی حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
3-35 سویڈش زبان سیکھئے
4-45 چلڈرنز کارنر بیت بازی
5-30 صبح لقاء مع العرب
6-15 مجلس سوال و جواب کینیڈا میں
7-15 اردو کلاس
8-30 سویڈش زبان سیکھئے
9-00 حضرت صاحب سے ملاقات
10-40 چلڈرنز کارنر بیت بازی
11-10 صبح۔ خطبہ دوبارہ 98-4-3
12-15 دوپہر۔ مجلس سوال و جواب
1-50 لقاء مع العرب
2-55 دوپہر اردو کلاس
4-30 سہ پہر چینی زبان سیکھئے
7-05 شام ملاقات انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ
8-10 لقاء مع العرب
9-15 مجلس عرفان- افریقہ حصہ اول
10-30 اردو کلاس

سوموار 6- اپریل 1998ء

12-45 رات چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورکشاپ نمبر6
1-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی ایک انٹرویو۔
1-45 درس کلام الہی 97-1-2
3-15 چینی زبان سیکھئے
4-30 چلڈرنز کارنر بچوں کی ورکشاپ نمبر6
5-00 صبح لقاء مع العرب
7-00 اردو کلاس
8-15 چینی زبان سیکھئے
8-50 ملاقات انگریزی زبان بولنے والے احباب کے ساتھ
10-40 صبح چلڈرنز کارنر- چلڈرنز ورکشاپ
11-05 صبح- درس کلام الہی 97-1-2
12-35 دوپہر- کوئز پروگرام کلام الہی
1-00 لقاء مع العرب
2-05 دوپہر اردو کلاس
3-10 سہ پہر خدام الاحمدیہ سپورٹس افتتاحی اجلاس
4-30 نارویجین زبان سیکھئے
7-00 شام ہومیوپیتھی کلاس
8-10 لقاء مع العرب
10-30 اردو کلاس

منگل 7- اپریل 1998ء

12-30 رات۔ حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات
1-05 تعلیم دین حق- روحانی خزائن
1-50 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی تقریر مولانا سلطان محمود انور
2-20 ہومیوپیتھی کلاس
3-30 نارویجین زبان سیکھئے۔
4-40 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ
5-00 صبح- لقاء مع العرب
6-15 مجلس خدام الاحمدیہ سپورٹس کا افتتاحی سیشن
7-05 اردو کلاس
8-10 نارویجین زبان سیکھئے
8-50 ہومیوپیتھی کلاس
10-40 بچوں کی ملاقات حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-15 صبح- پشتو پروگرام- خطبہ 96-8-30
12-20 دوپہر- تعلیم دین حق
1-05 لقاء مع العرب
2-10 دوپہر اردو کلاس
3-15 سہ پہر طبی معاملات تھائیرائڈ
3-45 ڈاکومنٹری بستی رنداں
7-05 شام ترجمہ کلام الہی 98-4-7
8-05 رات لقاء مع العرب
10-30 اردو کلاس

بدھ 8- اپریل 1998ء

12-50 رات چلڈرنز کارنر- کلام الہی کا صحیح تلفظ
1-40 رات۔ اراؤنڈ دی گلوب- ہماری کائنات
2-05 ترجمہ کلام الہی کلاس
3-10 حکایات شیریں
4-45 کلام الہی کا صحیح تلفظ
5-05 صبح لقاء مع العرب
6-10 طبی معاملات
6-45 اردو کلاس
8-05 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی- عید ملن
8-45 ترجمہ کلام الہی کلاس 98-4-7
10-35 عید ملن پروگرام (سرائیکی)
12-05 دوپہر- اراؤنڈ دی گلوب ہماری کائنات
12-25 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی عید ملن
1-00 دوپہر لقاء مع العرب
2-30 خطبہ عید براہ راست
3-35 سہ پہر انٹرویو عیدگاہ سے
7-00 شام خطبہ عید (دوبارہ)
8-05 رات لقاء مع العرب
9-10 عید پروگرام
10-30 اردو کلاس

جمعرات 9- اپریل 1998ء

12-35 رات بچوں کی حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات
1-05 خطبہ عید دوبارہ
2-50 عید پروگرامز
4-40 حضرت صاحب کے ساتھ بچوں کی ملاقات
5-10 صبح لقاء مع العرب
6-15 خطبہ عید دوبارہ
7-30 کینیڈین پروگرام- ذکر حبیب
7-50 اردو کلاس
9-00 ترجمہ کلام الہی کلاس
10-40 بچوں کی حضرت صاحب کے ساتھ ملاقات۔
11-10 سندھی پروگرام مذاکرہ- نمائش
12-20 دوپہر- المائدہ
12-55 لقاء مع العرب
2-10 دوپہر اردو کلاس
3-15 سہ پہر کوئز تاریخ احمدیت
3-45 درثمین کی نظموں کا صحیح تلفظ
4-30 ڈچ زبان سیکھئے
7-00 شام ہومیوپیتھی کلاس
8-05 رات لقاء مع العرب
10-30 اردو کلاس

خوشخبری
ہماری دوکان
نور کراکری ہاؤس اب
محسن بازار میں شہزاد گارمنٹس کیساتھ منتقل ہوگئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : یکم اپریل-1998ء
موسم : گرمی میں معمولی اضافہ ہے
درجہ حرارت کم ازکم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 31 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

بی بی سی نے پاکستان میں صنعتوں اور اداروں کی نج کاری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس سے بے روزگاری میں اضافہ ہو گا۔ اور لوگوں میں بے چینی بڑھے گی۔ بڑے ادارے فروخت کرنے سے حکومت کو زیادہ آمد نہیں ہوئی بلکہ نجکاری منظم طریق پر نہیں ہوئی۔ زیادہ ادارے حکومت کے دوستوں کو فروخت کئے گئے۔ کسی نے آدھے پیسے دیئے باقی نہیں دیئے۔ اور صنعتیں فروخت کر کے بھاگ گئے۔ جوں جوں نجکاری ہو گی اسی طرح سے صارفین پر بھی بوجھ پڑے گا۔ بجلی، فون وغیرہ کی قیمتوں میں اضافہ ہو گا۔

ایران کے شعبہ حج کے سربراہ نے ایرانی عازمین حج سے اپیل کی ہے کہ وہ مناسک حج کے دوران شیطان کو کنکریاں مارتے وقت یہ سمجھیں کہ امریکہ اور اسرائیل کو کنکریاں ماری جارہی ہیں۔ اور حج کے موقع پر علیحدہ ریلی کے ذریعے امریکہ اور اسرائیل کے خلاف اپنے جذبات کا بھرپور اظہار کریں۔

سوڈان میں تمام سیاسی جماعتوں پر پابندی لگا دی گئی ہے سوڈانی آئین کے تحت ملک میں اسلامی قوانین ہر قسم کی قانون سازی کا سرچشمہ ہیں۔

صومالیہ کے 180۔اشخاص ملک سے فرار ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کشتی سمیت سمندر میں ڈوب گئے ہیں۔

اوپیک تیل پیدا کرنے والے ممالک کی تنظیم نے قیمتوں کے استحکام کے لئے تیل کی یومیہ پیداوار میں کمی کا فیصلہ کرلیا ہے۔

روس کے صدر یلسن نے اپنے دو معزول وزراء وزیر خارجہ اور وزیر خزانہ کو ان کے عہدوں پر بحال کر دیا ہے۔

بیلارس کے وزیر خارجہ پاکستان کا تین روزہ دورہ کرنے کے بعد واپس وطن روانہ ہو گئے ہیں۔

الجزائر میں خانہ جنگی کی تازہ جھڑپوں میں 100 باغی مارے گئے ہیں۔

دوبئی اسلامک بینک میں انتظامیہ نے 5 کروڑ ڈالر کا فراڈ کیا ہے۔ متحدہ عرب امارات میں قائم بینک کے دیوالیہ ہونے سے کھاتہ داروں کی بینک کے باہر لمبی قطاریں لگ گئیں۔

مکہ المکرمہ میں اس سال مناسک حج 6۔اپریل کو ادا ہوں گے۔ اور عید قربان 7۔اپریل کو منائی جائے گی۔

شمالی کوریا جاپان سے سفارتی تعلقات قائم کرنے پر آمادہ ہو گیا ہے۔

ملکی خبریں

امریکن ایمبیسی اسلام آباد اور قونصلیٹ آفس پشاور کو بم سے اڑانے کی دھمکی کے بعد دونوں شہروں میں سفارت خانے کی عمارتوں کو سیل کر دیا گیا ہے اور کراچی سے بھی امریکی قونصل خانے کے بعض ملازم واپس وطن بھیج دیئے گئے ہیں۔

بلدیاتی انتخابات میں حصہ لینے والے امیدوار 17۔اپریل سے 20۔اپریل تک کاغذات نامزدگی جمع کرائیں گے جانچ پڑتال 21 سے 24۔اپریل تک ہو گی۔ اور امیدواروں کی فہرست 25۔اپریل کو جاری ہو گی۔ پنجاب لوکل کونسلز الیکشن اتھارٹی کے چیئرمین جسٹس ملک محمد قیوم نے کہا ہے کہ بلدیاتی انتخابات کی تاریخ تبدیل کرنے سے متعلق کوئی تجویز زیر غور نہیں ہے۔ وزیر اعلیٰ کو ایسا کوئی اختیار نہیں کہ وہ بلدیاتی الیکشن ملتوی کرنے یا اس کی تاریخ تبدیل کرنے کے بارے میں بیان دے سکیں۔

چیف آف آرمی سٹاف جنرل جہانگیر کرامت نے کہا ہے کہ اقتصادی صورتحال بہتر بنانے کے لئے فوج حکومت کے ساتھ ہے۔

سینٹ کمیٹی برائے مذہبی و اقلیتی امور نے پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق کی خلاف ورزیوں سے متعلق امریکی رپورٹ مسترد کر دی ہے۔ اور کہا ہے کہ مغربی ممالک کے غلط پروپیگنڈہ کا بھرپور جواب دیا جائے۔

آئی ایم ایف نے پاکستان کو قرضے کی دوسری قسط جاری کرنے کی منظوری دے دی ہے۔ یہ قسط 205 ملین ڈالر سے زائد ہو گی۔

پنجاب میں تعلیمی ادارے موسم بہار اور عیدالاضحیہ کی چھٹیوں کے سلسلہ میں 12۔اپریل تک بند رہیں گے۔ چھٹیوں کے بعد 13۔اپریل بروز سوموار کھلیں گے۔

عیدالاضحیہ کے موقع پر سرکاری تعطیلات 9،8،7۔اپریل کو کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ نے آصف زرداری کے خلاف منشیات کے مقدمہ کی تفتیش ایک ماہ میں مکمل کرنے کا حکم دیا ہے۔

حکومت نے پرائمری تک تختی سلیٹ، اور قلم دوات کا استعمال لازمی قرار دے دیا ہے۔ جن تعلیمی اداروں میں یہ اشیاء استعمال نہیں ہوں گی ان کے خلاف سخت کارروائی ہو گی۔ یاد رہے گزشتہ دس بارہ سالوں سے تعلیمی اداروں میں تختیاں اور سلیٹوں کی جگہ کاپیوں نے لے لی تھی۔

سبی کے قریب لنڈی کھوسہ کے علاقہ میں ایک خطرناک بیماری سے 70 بچے ہلاک ہو گئے ہیں۔

عوامی اتحاد نے 15۔اپریل کو پشاور میں دوسری ریلی کا اعلان کر دیا ہے۔

پاکستان مسلم لیگ (ج) کے سربراہ حامد ناصر چٹھہ کو پاکستان عوامی اتحاد کا سیکرٹری جنرل بنا دیا گیا ہے۔

پی آئی اے نے بین الاقوامی پروازوں کے کرایہ میں 10 فیصد اضافہ کر دیا ہے۔

سپریم کورٹ نے کہا ہے کہ ملازمتوں کے بارے میں حکومتی پالیسی درست نہیں۔ کسی کو بغیر نوٹس برطرف نہ کیا جائے تمام سرکاری ادارے ملازمین کو برطرف کرنے کے لئے قانونی طریقہ کار اختیار کریں۔ برطرف شدہ ملازمین سروسز ٹربیونل اور متعلقہ اداروں سے رجوع کریں۔ آخری اپیل کے طور پر سپریم کورٹ سے رجوع کیا جائے۔

چینی کی 100 کلو کی بوری کی قیمت روپے کم ہو کر 1530 ہو گئی ہے۔ اس تھوک مارکیٹ میں دو دنوں میں چینی کی میں مجموعی طور پر 40 روپے کی کمی ہوئی ہے

کھال قربانی کا ٹھیکہ

○ امسال کھال قربانی (محلہ جات ربوہ) کا ٹھیکہ دیا جانا ہے۔ جو احباب کھالوں کا ٹینڈر دینا چاہتے ہوں وہ 98-4-5 تک دفتر ہذا میں بند لفافہ میں ٹینڈر دے سکتے ہیں۔ مورخہ 98-4-5 بوقت 6 بجے شام ٹینڈر کھولے جائیں گے۔
(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ٹیچ
پروپرائیٹر ملک عبدالصمد
726524 / 730285 / 0300-661524

فینسی گولڈ سمتھ
محسن بازار اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212868 رہائش 212867

خوشخبری
سادہ شارٹ شفون اور سٹون واش
بے شمار رنگ + قیمت نہایت کم
نیز ہر قسم کے ان سلے جاپانی پرنٹڈ سوٹ بھی دستیاب ہیں
اکبر احمد 3/2 دارالصدر غربی حلقہ قمر ملحقہ کوٹھی سر محمد ظفر اللہ خان صاحب ربوہ
212866

SUZUKI Sales Service Parts
تمام سوزوکی گاڑیاں ... حاصل کریں
SUNDAY OPEN
MINI MOTORS
AUTHORISED A. CLASS DEALERS OF
PAK SUZUKI MOTOR CO. LTD.
54 - Industrial Area, Gulberg III, Lahore. Tel. 5712119-877364

☆ میٹرک کے رزلٹ کی منتظر اور کم از کم میٹرک طالبات کے لئے وقت کا بہترین مصرف ☆
خواتین کے لئے ربوہ میں کمپیوٹر سیکھنے کا سنہری موقع
کالج ہذا میں خواتین کیلئے علیحدہ اوقات میں کلاسز کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ تجربہ کار لیڈی انسٹرکٹرز جدید ترین کمپیوٹرز پر تعلیم دیں گی۔ مورخہ 15 اپریل 98ء سے نئی کلاسز شروع ہو رہی ہیں۔ مختلف ڈپلومہ اور شارٹ کورسز میں داخلہ کی آخری تاریخ 13 اپریل ہے۔ طالبات مزید معلومات بذریعہ فون یا 8 بجے صبح سے 12 بجے تک کالج آکر حاصل کر سکتی ہیں
نیشنل کالج برائے کمپیوٹر اسٹڈیز، 23- شکور پارک، ربوہ - فون : 212034

PIM's STUDIO
معیاری فوٹوگرافی جدید آلات سے اپنی زندگی کے یادگار لمحات محفوظ کرنے کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
B-64 دوکان نمبر 3 لالہ رخ واہ کینٹ